36442 ـ عید کے آداب

سوال

عید کے روز کیے جانے والے آداب اور سنتیں کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص کے لیے عید کے روز مندرجہ ذیل کام کرنے مسنون ہیں:

1 ـ نماز عید کے لیے جانے سے قبل غسل کرنا.

موطا امام مالك وغیرہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح حدیث مروی ہے کہ:

" ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عیدگاہ جانے سے قبل غسل کیا کرتے تھے"

موطا امام مالك حدیث نمبر (428).

نووی رحمہ اللہ تعالی نے نماز عید کے لیے غسل کے استحباب پر علماء کرام کا اتفاق ذکر کیا ہے.

جس بنا پر جمعہ المبارك اور اس طرح عام اجتماعات میں جانے کے لیے غسل کرنے کا جو سبب اور باعث ہے وہی سبب اور معنی عید میں بھی پایا جاتا ہے، بلکہ عید میں تو یہ سبب اور بھی زیادہ ظاہر ہے.

2 ـ عید الفطر کی نماز سے قبل کچھ نہ کچھ کھا کر جانا، اور عید الاضحی میں نماز عید کے بعد کھانا:

عید کے آداب میں ہے کہ نماز عید الفطر کے لیے جانے سے قبل کچھ نہ کچھ کھانا چاہیے حتی کہ چاہے چند کھجوریں ہی کیوں نہ کھائی جائیں.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کھجوریں کھانے سے قبل نماز عید کے لیے نہیں جاتے تھے، اور کھجوریں طاق (یعنی ایك یا تین) کھاتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (953).

نماز عید الفطر سے قبل کچھ کھا کر جانا اس لیے مستحب کیا گیا ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھا جائے، اور یہ روزے ختم ہونے کی نشانی ہے.

ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے اس کی تعلیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ: اس میں روزے زیادہ کرنے کا سد ذریعہ، اور اللہ تعالی کے حکم کی اتباع اور پیروی ہے.

دیکھیں: فتح الباری (2 / 446).

اور جسے کھجور بھی نہ ملے تو اس کے لیے کوئی بھی چیز کھانا مباح ہے.

لیکن عید الاضحی میں مستحب یہ ہے کہ نماز عید سے قبل کچھ نہ کھایا جائے، بلکہ نماز عید کے بعد قربانی کر کے قربانی کا گوشت کھائے، اور اگر قربانی نہ کی ہو تو نماز سے قبل کھانے میں کوئی حرج نہیں.

3 - عید کے روز تکبیریں کہنا:

عید کے روز تکبیریں کہنا عظیم سنن میں شامل ہوتا ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

تا کہ تم گنتی پوری کرو، اور اللہ تعالی نے جو ہدایت تمہیں دی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو، اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرو.

ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: میں نے اوزاعی اور مالك بن انس سے عیدین میں بلند آواز سے تکبیریں کہنے کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگے:

" جی ہاں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عید الفطر کے روز امام کے آنے تك بلند آواز سے تکبیریں کہتے تھے"

اور عبد الرحمن بن سلمی سے صحیح روایت کے ساتھ ثابت ہے کہ:

" عید الاضحی کی بنسبت وہ عید الفطر میں زیادہ شدید تھے"

وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں: یعنی تکبیروں میں.

دیکھیں: ارواء الغلیل (3 / 122).

دار قطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ: ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عید الفطر اور عید الاضحی کے روز عیدگاہ آنے

تك تكبيريں كہتے، اور وہاں آكر بهى امام كے آنے تك تكبيريں كہتے رہتے تهے.

ابن ابى شيبہ نے زہرى سے صحيح سند كے ساتھ كے بيان كيا ہے كہ:

" جب لوگ گهروں سے نكلتے تو عيد گاہ پہنچنے تك بلند آواز كے ساتھ تكبيريں كہتے، حتى كہ جب امام آ جاتا تو لوگ تكبيريں كہنا ختم كرتے اور جب امام تكبيريں كہتا تو لوگ بهى تكبيريں كہتے"

ديكهيں: ارواء الغليل (2 / 121).

سلف رحمہ اللہ ميں عيد كے روز گهر سے نكلنے سے ليكر عيد گاہ جانے اورامام كے آنے تك بلند آواز ميں تكبيريں كہنا معروف اور بہت ہى مشہور امر تها، بہت سے مصنفين نے اپنى كتب ميں اس كا ذكر كيا ہے، جن ميں ابن ابى شيبہ، عبد الرزاق، اور فريابى نے كتاب: " احكام العيدين " ميں سلف كي ايك جماعت سے نقل كيا ہے، جن ميں نافع بن جبير بهى شامل ہيں، وہ تكبيريں كہتے اور لوگوں كے تكبيريں نہ كہنے پر تعجب كرتے اور كہتے تم تكبيريں كيوں نہيں كہتے ؟.

اور ابن شہاب زہرى رحمہ اللہ تعالى كہا كرتے تهے:

لوگ گهروں نكل كر عيد گاہ جانے اور عيد گاہ ميں امام كے آنے تك تكبيريں كہا كرتے تهے"

عيد الفطر ميں تكبيريں كہنے كا وقت چاند رات سے شروع ہو كر نماز عيد كے ليے امام كے آنے تك رہتا ہے.

ليكن عيد الاضحى ميں يكم ذوالحجہ سے شروع ہو كر آخرى ايام تشريق كا سورج غروب ہونے تك رہتا ہے.

تكبير كے الفاظ يہ ہيں:

مصنف ابن ابى شيبہ ميں صحيح سند كے ساتھ ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے كہ:

" وہ ايام تشريق ميں تكبيريں كہا كرتے:

" الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد "

اور ابن ابى شيبہ نے ہى ايك روايت ميں اسى سند كے ساتھ تين بار تكبير كے الفاظ روايت كيے ہيں.

اور محاملى نے صحيح سند كے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما سے يہ الفاظ بيان كيے ہيں:

" الله أكبر كبيراً الله أكبر كبيراً الله أكبر وأجلّ ، الله أكبر ولله الحمد "

دیکھیں: اراوء الغلیل (3 / 126).

4 ـ عید کی مبارکباد دینا:

عید کے آداب میں ایك دوسرے کو عید کے روز اچھے الفاظ میں مبارکباد دینا شامل ہے، چاہے اس کے الفاظ کوئی بھی ہوں، مثلا ایك دوسرے کو یہ کہے: تقبل اللہ منا و منکم. اللہ تعالی ہم اور آپ سے قبول فرمائے.

یا عید مبارك یا اس طرح کے کوئی اور الفاظ کہیں جو مبارکباد کے لیے مباح اور جائز ہوں.

جبیر بن نفیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عید کے روز جب نبی کریم صلی اللہ کے صحابہ کرام ایك دوسرے کو ملتے تو وہ ایك دوسرے کو یہ الفاظ کہا کرتے تھے:

" تقبل منا و منك " آپ اور ہم سے قبول ہو.

ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے.

دیکھیں: فتح الباری (2 / 446).

لہذا عید کی مبارکباد دینا صحابہ کرام کے ہاں معروف تھی، اور امام احمد وغیرہ اہل علم نے اس کی رخصت دی ہے، مختلف مواقع پر مبارکباد دینے کی مشروعیت پر صحابہ کرام سے ثابت ہے، کہ جب کسی کو کوئی خوشی حاصل ہوتی مثلا کسی شخص کی اللہ تعالی توبہ قبول فرماتا تو صحابہ کرام اسے مبارکباد وغیرہ دیا کرتے تھے.

اس میں کوئی شك نہیں کہ مبارکباد دینا مکارم اخلاق اور مسلمانوں کے مابین اجمتاعیت حسنہ شامل ہوتی ہے.

اور مبارکباد کے سلسلہ میں کم از کم یہ کہا جا سکتا ہے کہ: جو شخص آپ کو مبارکباد دے اسے آپ بھی مبارکباد دیں، اور جو شخص خاموش رہے آپ بھی اس کے لیے خاموشی اختیار کریں.

جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے:

" اگر مجھے کوئی شخص مبارکباد دیتا ہے تو میں بھی اسے مبارکباد کا جواب دیتا ہوں، لیکن میں اس کی ابتدا نہیں کرتا" .

5 ـ عید کے لیے خوبصورتی اور اچھا لباس پہننا:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی سے مروی ہے کہ:

" عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے بازار سے ایك ریشمی جبہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لا کر عرض کیا:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیں تا کہ آپ اسے عید کے روز اور وفود کو ملنے کے لیے بطور خوبصورتی پہننا کریں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ تو اس کے لیے ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں... "

صحیح بخاری حدیث نمبر (948).

اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے لیے خوبصورتی اختیار کرنے پر انکار نہیں کیا بلکہ اس کا اقرار کیا، لیکن اس جبہ کو خریدنے سے انکار کیا کیونکہ وہ ریشمی تھا.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ کا ایك جبہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کے روز زیب تن کیا کرتے تھے "

صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر (1765).

اور بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ: ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عید کے لیے اپنا خوبصورت ترین لباس زیب تن کیا کرتے تھے.

اس لیے آدمی کو چاہیے کہ وہ عید کے لیے خوبصورت ترین لباس زیب تن کرے.

لیکن جب عورتیں جب عید کے لیے جائیں تو وہ زیب و زینت سے اجتناب کریں، کیونکہ انہیں مردوں کے سامنے زینت کے اظہار سے منع کیا گیا ہے، اور اسی طرح باہر جانے والی عورت کے لیے خوشبو لگانا بھی حرام ہے، تا کہ وہ مردوں کے فتنہ کا باعث نہ بنے، کیونکہ وہ تو صرف عبادت اور اطاعت کے لیے نکلی ہے.

6 ـ نماز عید کے لیے آنے جانے میں راستہ بدلنا.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" عید کے روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستہ تبدیل کیا کرتے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (986).

اس کی حکمت کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ: تا کہ روز قیامت دونوں راستے گواہی دیں، روز قیامت زمین اپنے اوپر خیر اور شر کے عمل کی گواہی دے گی.

ایك قول یہ ہے کہ: دونوں راستوں میں اسلامی شعار کا اظہار ہو.

اور ایك قول یہ ہے کہ: اللہ تعالی کا ذکر ظاہر کرنے کے لیے.

اور یہ بھی کہ: یہودیوں اور منافقین کو غصہ دلایا جائے، اور تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں کی کثرت سے انہیں ڈرایا دھمکایا جا سکے.

اور ایك قول یہ بھی ہے: تا کہ تعلیم اور فتوی اور اقتداء یا پھر ضرورتمندوں پر صدقہ وغیرہ کے ذریعہ لوگوں کی حاجتیں پوری ہوں، یا پھر اپنے رشتہ داروں کی زیارت اور ان سے صلہ رحمی ہو.

واللہ اعلم .